اردو کی نعتیہ شاعری میں قرآن وحدیث کے اثرات

ڈاکٹر شاکر علیمی

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں جس قدر بھی علماء ومشائخ گزرے ہیں سب ہی نے تقریباً شعرگوئی کو اپنا شعار بنایا۔ امیر خسرو سے لیکر آج تک برابر ایسے لوگ ہوئے جنھوں نے نہ صرف فارسی میں قرآن وسنت پر مبنی مضامین نظم کیے بلکہ اردو شاعری کے ذریعہ بھی ان خیالات وافکار کو عام کرنے کی پوری کوشش کی۔ مولوی عبدالحق مرحوم نے اس سلسلہ میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ''اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام'' ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام نے کیسے کیسے اعلیٰ خیالات تصوف کی چاشنی کے ساتھ عام مسلمانوں تک پہنچائے بلا شبہ ان بزرگوں کی خدمات کو اردو سے محبت رکھنے والے افراد کبھی نہیں بھلاسکتے جس زمانے میں اردو وجود میں آئی اس وقت ہندوستان میں شاعری کا رواج عام تھا اور یہاں کے باشندے شاعری سے غیر معمولی رغبت بھی رکھتے تھے۔ ایسی صورت میں علماء وصوفیاء کے لئے تبلیغ کا ایک ذریعہ شاعری بھی تھا چنانچہ انہوں نے اسے اختیار کیا اور اس کے ذریعہ اپنے خیالات کو عوام وخواص غرض ہر طبقہ تک پہنچایا۔ بقول مولانا عبد السلام ندوی ''اردو شاعری کا آغاز مذہبی حیثیت سے ہوا اور ایک مدت تک مذہبی خیالات شاعری رہی غالب رہے''[۱]
اگرچہ اردو میں اور بھی بہت سے ایسے شعراء ہوئے جنھوں نے رندی اور سرمستی کو اپنا مذہب بنایا اور اسی سے متعلق اپنے کلام میں مضامین رکھے۔ ایسے شعراء کا کلام صرف زبان وبیان کے اعتبار سے ہی اچھا کہا جاسکتا ہے لیکن معنی ومطالب کے اعتبار سے اس کی کوئی وقعت نہیں۔ ائمہ معانی وبیان اور نقادان فن نے بھی شعر کی تعریف میں یہی بات کہی ہے۔ ''کہ وہ کلام موزوں جو اپنے تاثرات کو عام کرنے میں ممدومعاون ثابت ہو صحیح معنی میں شاعری ہے اور جس کا کلام اس معیار نہیں اتر تا وہ دہ شاعر کہلانے کا مستحق نہیں۔'' معلوم یہ ہوا کہ اردو شاعری چونکہ صوفیہ اور علماء کے دامن تربیت میں پلی بڑھی اور جوان ہوئی اس لیے اس میں قدرتی طور پر بزرگوں کے خیالات کا عکس بہت گہرا ہوتا چلا گیا۔

اردو میں نعتیہ شاعری کا رواج بھی شروع ہی سے تھا لیکن باقاعدہ نعتیہ شاعری کو ابتدائی دور میں کسی نے اپنے لیے مخصوص نہیں کیا بلکہ زیادہ تر حصول برکت کے لئے اپنے دیوان کی ابتداء میں

حمد و نعت رکھی۔ جس سے اگر چہ نعتیہ کلام کافی جمع ہوجاتا ہے، لیکن پھر بھی اس سے حضور اقدس ﷺ کی پوری زندگی کا تفصیلی پتہ نہیں چلتا۔ ایک زمانہ وہ تھا جب قطب شاہی سلطنت کے سلاطین نے شاعری کو اپنا محبوب مشغلہ بنایا اور دکنی زبان میں ایسے لطیف خیالات کا اظہار مختلف اصناف سخن مثلاً غزل مرثیہ قصیدہ اور نعت وغیرہ کے ذریعہ کیا۔ اس کے بعد مولانا نصرتی نے بھی نعتیہ اشعار کہے، لیکن جب دہلی میں اردو شاعری کا باقاعدہ آغاز ہوا اور ولی دکنی کا دیوان منظر عام پر آیا، تو یہاں بھی دلی کی طرح نعتیں لکھی جانے لگیں، جو صرف نمونتاً ہی پیش کی جاسکتی ہیں۔ چنانچہ سودؔا اور میر تقی میرؔ وغیرہ نے قصائد میں نعت ومنقبت کے اشعار نظم کیے۔ البتہ انشا کے دور میں شاہ غلام محی الدین ادیسی نے نظم میں قرآن مجید کی پوری تفسیر لکھی اور اس طرح اردو شاعری میں عظیم کارنامہ معرض مرحومین ہوا۔ ان کے بعد آتش، ناسخ، مومنؔ، غالب اور دیگر شعراء نے نعت کے سلسلہ میں پرانی ہی روش کو برقرار رکھا۔ یعنی قصائد میں مثنویات کی ابتداء میں اور دواوین کے شروع میں نعت کے نمونے پیش کیے، لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ پوری طرح نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر کس نے سب سے زیادہ توجہ دی اور کس نے اس کو باقاعدہ ایک الگ صنف سخن کی حیثیت سے اختیار کیا۔ [۲]

مومنؔ وغالبؔ کے دور میں مولانا غلام امام شہید نے غزل، قصیدہ، مثنوی اور ترجیع بند وغیرہ میں نعتیں لکھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی میں نہایت جوش وعقیدت کا اظہار کیا یہاں ایک ترجیع بند پیش کیا جاتا ہے جو قدسی کی غزل پر ہے اور معراج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق ہے۔

ؔ قدر رعنا کی ادا جامۂ زیبا کی پھبن سرمہ چشم غضب ناز بھری وہ چتون
وہ عمامے کی سجاوٹ وہ جبین روشن اور وہ مکھڑے کی تجلی وبیاض گردن
وہ عمامہ عربی اور وہ نیچا دامن دلربایانہ وہ رفتار وہ بے ساختہ پن
مردہ بھی دیکھے تو کرچاک گریبان کفن اٹھ چلے قبر سے بے تاب زبان پر یہ سخن
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان بادفدایت چہ عجب خوش لقبی

غلام امام شہید پہلے شخص ہیں جنہوں نے مولود شہیدی کے نام سے نعت پر مبنی مختلف نظمیں اس میں شامل کی ہیں، ان کے بعد نعتیہ شاعری میں سب سے زیادہ قابل قدر شخصیت محسن کاکوروی

علیہ الرحمہ کی ہے جنہوں نے اپنی شاعری کا بنیادی مقصد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ہی کو قرار دیا اور قصائد کے علاوہ مثنوی چراغ کعبہ میں سراپا، معراج اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے بلاشبہ محسن کاکوروی کی شخصیت اس اعتبار سے اردو شاعری میں بہت ہی اہم ہے۔ آپ نے ایسا سلسلہ شروع کیا کہ اس کے بعد امیر مینائی، بیدم وارثی، احمد رضا خان بریلوی، کیف ٹونکی اور مولانا ظفر علی خان وغیرہم نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو تقریباً اسی کے لئے مخصوص کرلیا اور اس طرح اردو شاعری میں نعتیہ اشعار کا کافی ذخیرہ جمع ہوگیا جو دوسری زبانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے۔

محسن کاکورویؔ اور ان سے قبل اور بعد کے تمام شعراء کے نعتیہ کلام میں قرآن وحدیث کے اثرات کلی طور پر نظر آتے ہیں ان لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ پر پہلے تفصیلی نظر ڈالی اور قرآن وحدیث سے استفادہ کرتے ہوئے خاص طور پر اپنے اشعار کو اس کے مضامین سے مماثل کرکے بیان کیا۔ ان بزرگوں نے اس بات کی بھی کوشش کی کہ جو واقعہ بیان کیا جائے اس کا حدیث یا قرآن سے ثبوت فراہم ہوسکے اور واقعہ یہ ہے کہ اس میں وہ پوری طرح کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی اس خدمت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور حضور اقدس ﷺ سے اس درجہ محبت کا صلہ بھی۔

ہم یہاں شعراء اردو کے نعتیہ اشعار قرآن وحدیث کے اصل متن کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ابتدائے اردو شاعری سے لے کر آخر تک کے شعراء کے مختصراً اشعار نمونتاً پیش کیے جاتے ہیں تاکہ قرآن وحدیث کے اثرات کا ایک خاکہ تیار ہوجائے۔

محمد قلی قطب شاہ معانی:

سلطان محمد قلی قطب شاہ المتخلص بہ معانیؔ سلطنت قطب شاہیہ کا بانی تھا۔ ۹۱۸ھ میں دکن میں اس نے اپنی حکومت قائم کی۔ اردو کا پہلا صاحب دیوان شاعر مانا جاتا ہے۔ اس کا دیوان محی الدین قادری زور نے ۱۹۴۰ء میں دکن سے شائع کیا۔ ۱۰۲۲ھ میں وفات پائی۔ اس نے حضرت محمد ﷺ کی اس طرح مدح سرائی کی ہے۔

منگے پیغمبراں اپ تیئں شفاعت نت خدا سے

ہمارے مصطفیٰ منگیں شفاعت امی کا

عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انا قائد للرسلین والا فخر وانا خاتم النّبین والا فخر وانا اوّل شافع ومشفع ولا فخر (کنز العمال)

ترجمہ:حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں انبیائے مرسلین کا پیشوا ہوں اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں میں خاتم النبیین ہوں اور مجھے فخر نہیں سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں جس کی شفاعت قبول ہے اور مجھے فخر نہیں۔

مولانا نصرتی:

مولانا نصرتی قطب شاہ کے بعد اردو شاعری میں بہت اعلیٰ مقام کے حامل ہیں۔محمد شاہ المتوفی ۱۰۶۳ھ کے زمانے کے شاعر ہیں۔یہ اس کے آخری زمانے تک زندہ رہے۔ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں گلشن عشق ،علی نامہ ،معراج نامہ وغیرہ بہت اہم ہیں،مولوی عبد الحق مرحوم نے نصرتی پر ایک کتاب اسی نام سے تصنیف کی جو انجمن ترقی اردو سے ۱۰۶۱ء میں شائع ہوئی۔نعتیہ اشعار نہایت جوش وعقیدت سے کہتے ہیں۔

؎ زہے نامور سید المرسلین　کہ آخر ہووے شافع المزنبین

عن ابی سعید قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انا سید ولد آدم (مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین)

ترجمہ:ابوسعید سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سردار اولاد آدم ہوں۔ایک حدیث میں شفاعت کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی ہے۔

عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال فیقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فارفع راسی فاشنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمتیه ثم اشفع (مشکوٰۃ)

ترجمہ:حضرت انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (محشر میں) خدا فرمائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اٹھا کہ جو چاہے گا تری عرض قبول کی جائے گی۔جس کی چاہے شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی جو کچھ چاہے مانگ تیرا سوال رد نہیں کیا جائے گا۔

نول رکھ یہ خلقت کے اے دل تو ریج   وہی پھل ہے آخر جو اول ہے بیج
زباں سول امولک گہر سنج تو بیخ   دھرے سینہ حق راز کا گنج تو بیخ

عن قتادہ مرسلا قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم اول النّاس فی الخلق وآخرھم فی انعبث (کنزل العمال)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے مرسلاً مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے میں خلقت میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب کے بعد ہوں۔

عاصیؔ:

عاصیؔ دکن کے شاعر ہیں خوب شعر کہتے ہیں۔ نصرتی، غواصی وغیرہ کا زمانہ پایا تلقین الہدیٰ کے نام سے ان کا ایک مجموعہ انجمن ترقی اردو کے کتب خانے میں موجود ہے نعتیہ اشعار بھی کہتے ہیں چند شعر دیکھئے۔

دہن گلاب سوں دھو کر طرب سوں   کہوں صلوٰت میں شاہ عرب کوں
فلک روئے زمیں ملک عجم کی   خلافت ہے نبی المحترم کی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یآایّھا الذین امنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً۔(سورہ احزاب) ترجمہ: اے مومنو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجو۔

وما ارسلنٰک الا کآفۃ للنّاس بشیراً ونذیراً (سورہ سباء رکوع ۹ پارہ ۲۲)

ترجمہ: ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

انّاجعلنٰکم خلیفۃً فی الارض فاحکم بین النّاس بالحق (سورہ ص رکوع ۱۱، پ ۲۳)

ترجمہ: ہم نے آپ کو زمین کی خلافت دی۔ آپؐ انصاف سے لوگوں میں فیصلہ فرمائیں۔

خدا ہر شے میں اپس کو دیکھایا   نبی پر بھیج کر قرآن جگایا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

انّ فی خلق السّمٰوت والارض واختلاف الیل والنّھار لایٰت لاولی الالباب (سورہ آل عمران۔ آیت ۱۹۰)

ترجمہ: آسمان وزمین کی تخلیق اور دن ورات کے اختلاف میں اہل عقل کے لئے نشانیاں ہیں۔

وذکر بالقرآن من یخاف وعید (سورہ ق)

آپ قرآن پاک سے سمجھایئے اس کو جو ڈرے میرے ڈرانے سے۔

خدانزدیک تر ہے شہرگ سوں تیرے   ہمیں نادیکھ سک کہانی میں پیری

نحنُ اقرب الیه من حبل الورید   (سورہ ق رکوع ۲ ،پ۔ ۲۷)

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

نحن اقرب الیه منکم ولکن لاّتبصرون (سورہ واقعہ، رکوع ۱۶، پ۔ ۲۷)

ترجمہ: ہم تمہاری رگ جاں سے بھی زیادہ نزدیک ہیں لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔

ولی دکنی : ولی دکنی اردو کا وہ شاعر ہے جس کی وجہ سے دہلی میں اردو شاعری کا عام رواج ہوا انہوں نے اردو شاعری کو فارسی کے اعلیٰ مضامین سے آشنا کیا اور صحیح معنی میں اردو زبان میں شاعری کی پہلی اینٹ رکھی ۔ بہت سی مثنویاں دیوان اور رسالہ تصوف میں نور المعرفت یادگار چھوڑا۔ بڑے ذی علم صاحب کمال بزرگ نور الحسن ہاشمی صاحب نے مقدمہ کلیات ولؔی میں لکھا ہے کہ :

ولی کی علمی وادبی اور مذہبی معلومات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کلام میں آیات قرآنی اور احادیث کی طرف تلمیح بہت ہیں، مذہبی علوم اور تصوف کی اصطلاح کا استعمال ہمیشہ برمحل ہوا۔'' ۳؎

بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے لیکن نعتیں بھی کہی ہیں۔ ان کے دیوان میں بہت سی نعتیں ملتی ہیں۔ چند شعر دیکھئے۔

محمدؐ وہ ہے جس کے حق میں لولاک
کہا ہے خالق املاک و افلاک

حدیث میں آتا ہے۔لولاک لما خلقت الافلاک

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا نہ بناتا۔

سجن کا مکھ منور نور آیت فال مصحف ہے
کہ اہل نامراداں پر دعائے ہل اتی حافظ

ارشاد باری تعالی ہے:

نور علی نور یھدی اللّٰہ لنورہ من یّشاء (سورہ نور، رکوع ۱۱، پارہ۔ ۱۸)

روشنی پر روشنی اللہ جسے چاہتا ہے اسے نور سے ہدایت دیتا ہے۔

ھل اتک حدیث الغاشیہ وجوہ یومئذٍ خاشعة عاملة ناصبة تصلیٰ ناراً حامیةً تُسقیٰ من عین آنیة۔ (سورہ غاشیہ)

ترجمہ: کچھ پہنچی تجھ کو بات اس چھپانے والے کی۔ کتنے منہ اس دن ذلیل ہونے والے ہیں۔ محنت کرنے والے تھکے ہوئے گریں گے دہکتی ہوئی آگ میں اور کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے۔

؎ رات کو آؤں اگر تیری گلی میں اے حبیب
زیر لب ذکر سبحان الذی اسریٰ '' کروں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الّذی بارکنا حولہ لنریہ من آیتنا انہ ھو السّمیع البصیر۔ (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے تاکہ دکھلائیں اس کو اپنی قدرت کے کچھ نمونے وہی سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔

؎ چہرہ گل رنگ وزلف موج زن خوبی نہیں
آیت جنت تجری تحتھا الانہار ہے

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

واعدَّ لھم جنّت تجری تحتھا الانھار خلدین فیھا ابداً (سورہ التوبہ: آیت،۱۰۰ پارہ۱۱)

ترجمہ: اور تیار کر رکھے ہیں ان کے واسطے باغ کہ بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں وہ انہی میں ہمیشہ رہا کریں گے۔

؎ وہ چہ پاوے گا مطلب راضیہ مرضیہ محض اللہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے

یایتھا النّفس المطمئنہ ارجعی الی ربک راضیة مرضیہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (سورہ فجر: ، پارہ ۳۰)

ترجمہ: اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش ہو پھر تو میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

مرزا رفیع سوداؔ: سوداؔ اردو کے ان شعراء میں سے ہیں جن کا شمار صف اول کے شاعروں میں ہوتا ہے۔ غزل کے استاد تھے اور قصیدہ نگاری میں ان کا کوئی حریف نہیں۔ نواب آصف الدولہ کے دربار سے وابستگی تھی اوراستاد الشعرا کا خطاب ملا۔ ۱۱۹۵ھ میں انتقال ہوا۔ خود میر تقی میرؔ جیسے باکمال شاعر نے انہیں تسلیم کیا۔ انہوں نے ایک قصیدہ لکھا۔ تخیل طبیعت کی رنگارنگی، الفاظ وتراکیب کی چستی اور لطف واثر کے لحاظ سے بہت اعلیٰ سمجھا جاتا چونکہ قصیدہ نعت میں ہے۔ اس لئے قرآن وحدیث کے مضامین بھی اس میں نظم کیے ہیں۔ یہاں چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

ملک سجدہ نہ کرتے آدم خاکی کو گراس کی
امانت دار نور احمدی ہوتی نہ پیشانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذقلنا للملئکته السجدوا لآدم فسجدوا الاابلیس۔(سورہ البقر رکوع ۴ آیت:۳۴، پارہ ۱)

ترجمہ: اور جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے۔

خیال خلق اس کا گر شفیع کافراں ہووے
رکھیں بخشش کے سرمنت یہودی اور نصرانی

عن عوف بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم آتانی آت من عند ربی فخیرنی ان ید خل نصف امتی الجنته وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لایشرک بالله ۔(ترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ :عوف مالکؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایامیرے پاس میرے رب سے ایک آنے والا پیغام لے کر آیا۔ اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دوباتوں میں سے کوئی ایک اختیار کرلوں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ میری نصف امت کو جنت میں داخل فرما دیں یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے تو میں نے حق امت کو اختیار کرلیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے

لئے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

حدیث من رانی وال ہے اس گفتگو پر
کہ دیکھا جس نے اس کو اس نے دیکھی شکل یزدانی

ارشاد نبویؐ ہے۔

قال رسول الله ﷺ من رانی فقد رائی الحق (صحیح بخاری)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا۔

غلام سرور لاہوری:

مفتی غلام سرور لاہوری مفتی غلام محمد کے فرزند تھے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی ایک کتاب خزینۃ الاصفیاء بہت ہی مشہور ہے۔ شعر بھی کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں۔ حضور اکرمؐ کی نعت میں جس شدت وجدّت سے اشعار کہے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کا بین ثبوت ہے چند شعر۔

حضرت حق آپ ناطق ہیں نبی کے وصف میں
جا بجا مداح قرآں ہے رسول اللہ کا

ارشاد خداوندی ہے۔

انک لعلی خلق عظیم (سورہ قلم)

ترجمہ: بے شک آپ بڑے ہی بلند اخلاق ہیں۔

تیری خاطر ہوگیا وحدت کا کثرت میں ظہور
حق نے تیرے واسطے سارا جہاں پیدا کیا

لولاک لما خلقت الافلاک (حدیث)

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی۔

ہوگئے منسوخ جتنے دیں تھے دنیا میں تمام
مصطفٰی جب ہادیؑ دیں شریعت ہوگیا

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره

المشرکون۔(سورہ الصف رکوع ۹ پارہ ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے خواہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

وعدہ یعطیک ربک کرچکا ہے کردگار
یا نبی حق کو رضا مندی تری منظور ہے

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (سورہ الضحیٰ (پارہ ۳۰)

ترجمہ: البتہ تیرا رب تجھے اتنا دے گا جس سے تو راضی ہوجائے گا۔

مومن خاں مومنؔ:

مومن خاں مومنؔ شاہ عبد القادر صاحب کے تربیت یافتہ اور شاہ عبد العزیز صاحب سے بیعت تھے بادشاہ یا امیر کی مداحی سے نفرت کرتے تھے، لیکن انہوں نے قصائد کہے اور وہ حضورا کرم ﷺ اور صحابہ کرام کی مدح میں کہے۔ یہ قصائد فن کے اعتبار سے بہت ہی اعلیٰ ہیں۔ مومن چونکہ خود بھی بہت اچھے عالم تھے اس لیے جہاں ان کے نعتیہ قصیدے میں طب ونجوم کی اصطلاحات ہیں وہاں قرآن وحدیث کے مضامین بھی پائے جاتے ہیں ۔ کہتے ہیں ۔

گراس بہار کی یعقوب کو ہوالگ جائے
شمیم جامہ یوسف کبھی نہ ہو محسوس

قرآن کریم میں ہے۔

اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیراً۔(سورہ یوسف رکوع ۴ پ ۱۳)

ترجمہ: اس کرتے کو لیجا کر میرے والد کے چہرے پر ڈال دو تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگیں۔

وہ کون احمد مرسل شفیع ہر دوسرا
جو خلق کا سبب اور باعث معاد نفوس

عن جابر قال قال رسول اللہ انا قائد المرسلین ولا فخر ورنا خاتم النبین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع ولافخر (کنز العمال)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ محمد ﷺ نے فرمایا کہ میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں اور مجھے کوئی فخر نہیں کہ میں نبیوں کا ختم کرنیوالا ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں جس کی شفاعت رد نہیں کی جائے گی اور مجھے اس پر کچھ فخر نہیں۔

ہے برق اسپ ترا ابروئے فرشتہ رکاب
کہاں ہو چشم بشر ایسی پاؤں سے محسوس

معراج کی مشہور حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ معراج پر روانہ ہوئے تو حضرت جبرئیل نے حضرت محمد ﷺ کی رکاب پکڑی تھی اور حضرت میکائیل براق کی باگ ڈور اپنے ہاتھ سے تھامے ہوئے تھے۔(مشکوٰۃ ترجمہ مولانا قطب الدین)

نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکھ لے ترے زین و کمال کا قربوس

قرآن مجید میں ہے۔

فکاب قاب قوسین او ادنیٰ (سورہ النجم رکوع ۵ پ ۲۷)

ترجمہ: پھر وہ قریب آیا کہ دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا اس سے بھی کم۔

نظیر اکبر آبادی:

نظیر اکبر آبادی اردو کے وہ تنہا شاعر ہیں جنہوں نے اس وقت کی عام شاعری سے ہٹ کر اپنی ایک الگ راہ نکالی اور روز مرہ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر نظمیں لکھیں۔ اس اعتبار سے انہیں جدید شاعری کا کام بھی کہا جاتا ہے جہاں انہوں نے آدمی نامہ، بنجارہ نامہ وغیرہ نظمیں لکھیں وہاں نعت کے میدان میں بھی بہت کچھ کیا۔

تم شہ دنیا و دیں ہو یا محمد مصطفیٰ ؐ سرگردہ مسلمین ہو یا محمد مصطفیٰ
حاکم دین متین ہو یا محمد مصطفیٰ قبلۂ اہل یقیں ہو یا محمد مصطفیٰ
رحمت للعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

ھو الّذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله وکفی بالله شهیدا۔ (سورہ الفتح ،۱۲ پ۔ ۲۶)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنا رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ حق کو غالب کرنے والا کافی ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین (سورہ انبیاء پ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

تم ظہور اولین ہو یا محمد مصطفٰے ہمدم جاں آفریں ہو یا محمد مصطفٰے

کنت اوّل الناس فی الخلق وآخرھم فی البعث (عن قتادہ مرسلا)کنزل العمال)

ترجمہ: حضرت قتادہؓ سے مرسلا روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں خلقت میں سب سے پہلے اور بعثت میں سب کے بعد ہوں۔

داغ دہلوی:

زبان وبیان کے اعتبار سے داغؔ اردو کے منفرد شاعر ہیں ۔ ہمیشہ غزل کہی اور محاورات سے وہ لطف پیدا کیا جو کسی دوسرے کے یہاں نظر نہیں آتا۔ ان کے یہاں نعت بھی ملتی ہے اس میں بھی زبان کا لطف نظر آتا ہے۔شعر دیکھئے۔

ایمان کی کہیں گے ایمان ہے ہمارا احمد رسول تیرا مصحف کلام تیرا
شمس الضحیٰ محمد ، بدرالدجےٰ محمد ہے نور پاک روشن ہر صبح وشام تیرا

قرآن حکیم میں کئی جگہ محمد رسول اللہ آیا ہے۔حدیث میں آتا ہے القرآن کلام اللہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔

قرآن مجید میں آتا ہے : والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلھا" یہی تلمیح مذکورہ بالا شعر میں ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی لیلة اضحیان و علیه حلة حمراء فجعلت انظر الیه والی القمر فلهو عندی احسن من القمر (شمائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں دیکھ رہا تھا۔حضورؐ اس وقت سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے میں کبھی چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی آپؐ کو بالآخر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ حضورؐ چاند سے کہیں زیادہ حسین وجمیل ہیں۔

محسن کاکوروی:

محسن کاکوروی اردو کے وہ تنہا شاعر ہیں جنہوں نے جو کچھ کہاوہ نعت میں تھا۔ گویا انہوں نے اپنی تمام تر زندگی نعت کے لئے وقف کردی اور تمام عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں صرف کی ۔ جتنا کچھ آپ نے نعت میں کہا وہ سب آپ کے حسن خلوص ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی انتہا کا پتہ دیتا ہے، آپ نے معراج کا واقعہ اور معجزات کے بیان میں اپنا ماخذ قرآن وحدیث ہی کو بنایا ذیل میں صرف چند اشعار پر ہی اکتفا کی جاتی ہے۔

ے جملۂ انبته الله نباتا حسنا۔ ان دنوں فصل بہاری میں ہے طغرائے چمن

وانبتها نباتا حسنا(سورہ آل عمران رکوع ۱۲ پ ۳) ترجمہ:اور عمدہ طور پر اس کونشونمو دیا۔

ے فیض تاثیرہوا ہے کہ ہوا جاتا ہے
روکش باغ خلیل اب کی سراپا گلخن

قلنا یانارکونی برداً وسلماًعلیٰ ابراهیم (سورہ انبیاء رکوع ۵ پ ۷)

ترجمہ: ہم نے کہا اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیم کے حق میں۔

ے اسکی توصیف میں اک شمہ ہے قرآن شریف کہ لکھا خامۂ قدرت نے بوجہ احسن
قرآن حکیم میں ہے۔ انک لعلیٰ خلق عظیم (سورہ قلم)
ترجمہ: بیشک آپؐ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔

عن سعد بن هشام قال سألت عائشه ام المومنين رضى الله عنها نقلت اخبرنی عن خلق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ! فقالت اما تقرأ القرآن قلت بلىٰ فقالت : كان خلقه القرآن (مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کو بیان فرمائیے حضرت عائشہ نے کہا کیا تم

قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا بیشک میں قرآن پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ کی عادت قرآن تھی۔

پیشوائے رسل سید نسل آدم
جلوہ حضرت حق نور مجسم ہمہ تن

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں سردار اولاد آدم ہوں۔ ایک اور حدیث میں ہے۔

عن ابی ھریرہؓ قال قالوایا رسول اللہ متی وھبت لک النبوۃ قال آدم بین الروح والجسد(مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس وقت حضرت آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

نہ رہے چشمہ کوثر کی تمنا مجھ کو
اس طرح کرے تو اپنا مجھے مفتون دین

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

انا اعطینک الکوثر ترجمہ: ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔

حدیث میں آتا ہے: عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یطماء ابداء (مشکوٰۃ باب الحوض والشفاعہ)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا میز بان ہوں گا حوض کوثر پر جو شخص میرے پاس آئے گا وہ پانی پیئے گا اور جو پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں رہے گا۔

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں تو ہے افضل

تیری صورت سے کھلے معنی ماقل ودل   انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل
تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہیں نبی
تو ہے شمس تصور میں تو سب ہیں قطبی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طرح دعا مانگی۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیتک ویعلمھم الکتاب والحکمہ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ (سورہ بقرہ رکوع ۱۵ پ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اس جماعت کے اندر ان ہی میں کا ایک پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آئتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں بے شک آپ ہی غالب اور حکمت والے ہیں۔

؎ کہیں طوبیٰ کہیں کوثر کہیں فردوس بریں   کہیں بہتی ہوئی ہے نہر لبن ونہر عسل
کہیں جبریل حکومت پہ کہیں اسرافیل   کہیں رضوان کا کہیں ساقی کوثر کا عمل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مثل الجنة التی وعد المتقون فیھا انھار من ماء غیر آسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمه وانھار من خمر الذة اللشاربین وانھار من عسل مصفی۔(سورہ محمد رکوع ۶/ ۲۶)

ترجمہ: جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جن میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی نہریں ہیں شراب کی جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل صاف ہوگا۔

افضلیت پہ تری مشتمل آثار وکتب
اولیت پہ تری متفق ادیان وملل

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن پیدا کیا گیا ہے یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس قرن سے کہ میں ہوں۔

لطف سے تیرے ہوئی شوکت ایماں محکم

قہر سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ذالک هدی الله یهدی به من یشاء من عباده ولو اشرکوا لحبط عنهم ماکانوا یعملون ۔ (سورہ انعام رکوع ۱۶ پ ۷)

ترجمہ: یہ اللہ کی ہدایت ہے اس پر چلاتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اگر یہ لوگ شرک کرتے تو البتہ ضائع ہوجاتا جو کچھ انہوں نے کیا تھا۔

بحر امکان میں رسول عربی در یتیم ؎

رحمت خاص خداوند تعالیٰ بادل

الم یجدک یتیماً فاویٰ (سورہ الضحیٰ رکوع ۱۸ پ ۳۰) ترجمہ: کیا ہم نے تجھ کو یتیم نہ پایا پھر ٹھکانہ دیا۔

تھا بندھا تارفرشتوں کا در اقدس پر

شب معراج میں تھا عرش معلیٰ بادل

عن انس رضی الله عنه قال کان ابو ذر یجد ث ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال فرعنی سقف انا بمکته فنزل جبرائیل (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا، میرے گھر کی چھت کھول دی گئی اور میں اس وقت مکہ میں تھا پس جبرئیل تشریف لائے۔

امیر مینائی:

امیر مینائی اردو کے مایہ ناز شاعر ہیں غزل میں داغ کے حریف مانے جاتے ہیں۔ لکھنوی شاعری کی تمام خصوصیات آپ کے کلام میں موجود ہیں۔ محسن کاکوروی کے کہنے پر نعت گوئی شروع کی اوراس میں بھی کمال پیدا کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو میں ان دونوں بزرگوں کی وجہ سے نعتیہ شاعری کا مستقل طور پر رواج ہوا۔ نعت میں ایک دیوان محامد خاتم النبین کے نام سے یادگار چھوڑا۔ چند اشعار دیکھئے۔

نفخت فیه من روحی کے معنی سے ہوا ثابت

خزانہ ہے محیط اس چشمہ روح مجرد کا

فاذا سویته ونفخت فیه من روحی فقعواله سجدین ۔ (سورہ:ص، رکوع ۱۴۔ پ، ۲۱)

ترجمہ: پھر جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں جان ڈال دوں تو تم سب اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔

رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نوع ابروئے محمد کا

ارشاد خداوندی ہے۔

فالتقمه الحوت وهو مليم۔ فلولآانّه كان من السبّحين۔ للبث فی بطنٓه الی یوم یبعثون۔ فنبذنه بالعرآء وهو سقيم۔ (سورہ الصفّٰت رکوع ۹، پ ۲۳)

ترجمہ: پھر ان کو مچھلی نے نگل لیا اور یہ اپنے کو ملامت کررہے تھے ۔ سواگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو اب تک اسی کے پیٹ میں رہتے۔ سو ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا۔ اس وقت مضمحل تھے۔

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انہیں دو نقطۂ زرین کا طالب لفظ تھا یدکا

عن انسؓ قال سال اهل مكة ان یراهم آیه فاراهم انشقاق لقمر (صحیح بخاری پارہ ۳)

ترجمہ: حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں جب بارگاہ نبوت میں اہل مکہ نے کوئی نشانی دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپؐ نے چاند کے ٹکڑے کرکے دکھائے۔

شب معراج کیا اس مقتدانے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرۂ قدسیوں میں آمد آمد کا

معراج کی حدیث میں آتا ہے۔

عن انس رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم حدثهم عن لیلة امری به ال بینما انافی الحطیم وربما قال فی الحجم مصطجعا اذا تانی آت فشق مابین هذه الی هذه یعنی من ثغزة نحره الی شعرته فاستخرج قلبی ثم آیتت بطشت من ذهب مملوء ایمانا فغسل قلبی ثم حشی ثم اعیدوا فی روایه ثم غسل البطن بماء

زمزم ثم ملی ایمانا وحکمة ثم آتیت بد ایة دون البغل فوق الحمار ابیض بقال له البراق یصع خطوه عند اقصیٰ طرفه فحملت علیه فالطبق بی جبرئیل حتی اتی الی السماء الدنیا فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل انا قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجی۔ الخ۔ (مشکوٰہ)

ترجمہ: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کا حال بیان فرمایا جس میں آپ کو آسمان پر لے جایا گیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں حطیم یا حجر میں تھا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور آپؐ نے اشارہ سے فرمایا کہ یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو شق کیا یعنی گردن سے لے کر ناف تک پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اس میں میرے دل کو دھویا پھر دل میں (خدا کی محبت (بھر دی گئی اور پھر دل کو سینے کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میرے پیٹ کو دھویا گیا زمزم کے پانی سے۔ اس میں ایمان وحکمت کو بھرا گیا اس کے بعد سواری کا جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا۔ یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا اس کا ایک قدم حد نظر تک اٹھتا تھا پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا میں پہنچا۔ جبرئیل نے دروازہ کو کھولنے کو کہا۔ پوچھا گیا کہ کون ہے؟ جواب دیا جبرئیل پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے۔ حضرت جبرئیل نے جواب دیا محمدؐ فرشتوں نے پوچھا کیا آپ کو بلوایا گیا ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا ہاں تو فرشتوں نے کہا مرحبا مرحبا خوش آمدید، خوش آمدید آپؐ کا آنا مبارک۔ کتنے اچھے ہیں آنے والے۔

اول عالم ایجاد ہے۔ یوں خلقت پاک
سورہ حمد سے قرآن کا جیسے آغاز

اول ماخلق الله نوری (حدیث) سورہ محمد میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

والذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وامنوا بما نزل علی محمد وهو الحق من ربهم، کفرعنهم سیاتهم واصلح بالهم۔(سورہ محمد، رکوع ۵، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور وہ اس سب پر ایمان لائے جو محمد پر نازل کیا گیا ہے اور وہ ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان پر سے اتار دے گا اور ان کی حالت درست رکھے گا۔

منیر شکوہ آبادی:

منیر شکوہ آبادی اردو کے بہت اچھے شاعر تھے خصوصاً قصائد میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ آپ نے جہاں غزل اور قصیدہ کو اپنایا وہاں نعت بھی کہی اور واقعہ یہ ہے کہ خوب کہی۔

حدیث کے اثرات پوری طرح ان کے نعتیہ کلام میں ملتے ہیں۔

خدا نے حکم دیا قبل ان تموتوا کا
جہاں میں میرے مشتاق رہتے ہیں ابرار

حدیث شریف میں آتا ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا

ترجمہ: مرو مرنے سے پہلے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے۔ حاسبوا قبل ان تحاسبوا۔ ترجمہ: اپنا حساب کرلو اس سے پہلے کہ تم سے حساب لیا جائے۔

صفائے آئینہ لا الہ الا اللہ　　　　جلائے سرمہ مازاغ واقف اسراء

حدیث شریف میں ہے۔

من قال لا اله الا الله دخل الجنه

ترجمہ: جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

مازاغ البصر وما طغی (سورہ النجم رکوع ۵، پ۔ ۲۷)

بہکی نہیں نگاہ اور نہ حد سے بڑھی۔

اسیر طوطی خوش لہجہ دام آفت میں
مقام فاعتبروا ہے اے اولیٰ الابصار

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار (سورہ الحشر رکوع ۴، پ ۲۸)

ہوا اشارۂ حضرت سے چاند دو ٹکڑے
ہوا نے کوچۂ شق القمر میں کی رفتار

ارشاد خداوندی ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر (سورہ القمر رکوع ۱، پ ۲۷)

ترجمہ: قیامت قریب آ گئی اور چاند شق ہوگیا۔

مولانا حالیؔ:

حالیؔ اردو کے نہ صرف نقاد ہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی ہیں۔ جدید شاعری کے بانیوں میں آپ کا نام شامل کیا جاتا ہے۔ مولانا وہ شاعر ہیں جو مسلمانوں سے خاص دلچسپی رکھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان پھر دوبارہ اصلی حالت پر آجائیں ۔ اس کو انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ پھیلایا۔ مولانا حالیؔ نے نعتیہ قصائد بھی لکھے اور مسدس میں بھی اشعار کہے جو فن اور خلوص کے آئینہ دار ہیں۔

یا ملکی الصفات ویا بشری القوی فیک دلیل علی انک خیر الوریٰ

قل انما انابشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم اله واحد، فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادة ربه احدا۔ (سورہ کہف رکوع ۳ پ ۱۶)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود برحق ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یکایک ہوئی غیرت حق کو حرکت بڑھا جانب بو قبیس ابر رحمت
ادائے خاک بطحا نے کی وہ دیعت چلے آتے تھے جس کی دیتے شہادت
ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا!

عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا دعوة ابراهيم ابی وبشری عيسى بن مريم ورات امی حسين حملت بی انه خرج منها نورا ضائت له بسری من ارض الشام۔ (کنزالعمال)

ترجمہ: حضرت خالد بن معدانؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں، میری والدہ نے دیکھا جس وقت میں ان کے بطن مبارک میں آیا ہوں کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے بسری جوارض شام میں واقعہ ہے چمک اٹھا۔

بجھ گئے آتش کدے بیٹھ گئے بتکدے
ہوگئی تثلیث مات اور ثنویت فنا

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔ (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۷ پ ۱۷)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے سچ اور حق آ گیا کذب وجھوٹ ختم ہوگیا ۔ یقیناً کذب وجھوٹ ختم ہی ہوکر رہتا ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی برلانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمين (سورہ انبیاء رکوع ۷ پ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپؐ کو تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

عن جابر عبد الله يقول ماسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيأقط فقال لا (شمائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکارنہیں کیا۔

یہ کہہ کر کیا علم پر ان کو شیدا کہ ہیں دور رحمت سے سب اہل دنیا

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان الدنيا ملعونه وملعون مافيها الا ذكر الله وما ولاه اوعالم ومتعلم

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کہ دنیا اور دنیا کی چیزیں قابل

نفرت ہیں بجز ذکر خدا کے اور جو اس سے ملتا جلتا ہوا اور بجز عالم ومتعلم کے۔

؎ غریبوں کو محنت کی رغبت دلائی کہ بازو سے اپنی کرو تم کمائی
خبر تا کہ لو اس سے اپنی پرائی نہ کرنی پڑے تم کو در در گدائی

طلب سے ہے دنیا کہ گریاں پہ نیت
تو چمکو گے وال ماہ کامل کی صورت

حدیث شریف میں آتا ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من طلب الدنیا حلالا استعفا فاعن المسئله وسعیا علی اهله وتعطفا علی جاره لقی الله تعالیٰ یوم القیمه ووجهه مثل القمر لیلة البدر۔(مشکوٰة)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جائز ذریعہ سے روپیہ اس غرض سے کمائے کہ بھیک مانگنے سے بچے اور بال بچوں کے لئے کوشش کرے اور اپنے ہمسایوں پر مہربانی کرے ایسا شخص قیامت کے دن اس حال میں خدا سے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

؎ نبی کا نام ہو درد زبان رہے جب تک سخن زباں کے لئے اور زباں وہاں کے لئے

اللهم ارزقنی حبک وحب من ینفعنی حبه عندک (حصن حسین)

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی جس کی محبت تیرے یہاں مجھے نفع دے۔

امجد حیدر آبادی:

امجد حیدر آبادی مرحوم رباعیات کے شاعر ہیں ۔ اس صنف سخن میں انہوں نے کمال پیدا کیا ۔ رباعیات میں قرآن حکیم کے مضامین نظم کیے۔ گویا رباعیات امجد قرآن کریم کی مختصر تفسیر ہے۔ اسی ذیل میں نعتیہ اشعار بھی کہے جو اکثر قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں۔

؎ خون روتا ہوں ملبد آپ کو دیکھا نہیں جس گھڑی پیوستہ حضرتؐ کے حنا تھی میں نہ تھا۔

؎ اگر کبیرہ کا مرتکب ہو شفاعت اس کی ہے ان پر واجب

حبیب حق پر جس امتی نے درود بھیجا سلام بھیجا

عن انس ؓ ان النبیؐ صلی الله علیه وآله وسلم قال شفاعتی لا هل الکبائر من امتّی (ترمذی ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔

عن رویفع ؓ ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللهم انذله المقعد المقرب عند کم یوم القیمه وجبت له شفاعتی۔ (مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت رویفعؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود بھیجا اور کہا اے اللہ قیامت کے روز محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قریب تر جگہ عنایت فرما تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ہے شرف آپ کا افزوں خلیل اللہ پر
وہ خدا کے ہیں خلیل اور محمد ہیں حبیب

عن عمروبن قیس ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیامه والیٰ قائل قولاً غیر فخر ابراهیم خلیل الله وموسیٰ کلیم الله وانا حبیب الله (المدارمی)

ترجمہ: حضرت عمرو بن قیسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیچھے آنے والوں میں سے ہیں اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ اور میں ایک بات کہتا ہوں بغیر فخر کے ابراہیم اللہ کے خلیل ہیں، موسیٰ اللہ کے کلیم ہیں اور میں اللہ کا حبیب ہوں۔

مولانا احمد رضا خاں:

مولانا احمد رضا خاں بڑے عالم تھے۔ نعتیہ شاعری کو اپنا شعار بنایا بے شمار کتابوں کے مصنف حدائق بخشش ان کا مشہور نعتیہ مجموعہ ہے۔ نعتیہ اشعار میں قرآن وحدیث کا عکس بہت نمایاں ہے چند شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

؎ حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

فلما راینه اکبرنه وقطعن ایدیهن (سوره یوسف رکوع ۱۴ پ ۱۲)

ترجمہ: پھر جب دیکھا اس کو ششدر رہ گئیں اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان الله الشتریٰ من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنه یقاتلون فی سبیل الله فیقولون ویقتلون۔ (سورہ توبہ رکوع ۳ پ ۱۱)

ترجمہ: بے شک اللہ نے خرید لیا مومنین کی جانوں کو جنت کے عوض وہ اللہ کے راستہ میں کفار کو قتل کرتے ہیں اور خود راہ خدا میں شہید ہوتے ہیں۔

؎ انت فیهم نے عدد کو بھی لیا دامن میں عیش جاوید مبارک تجھے شیدائی دوست

وماکان الله لیعذبهم وانت فیهم وماکان الله معذبهم وهم یستغفرون (سورہ انفال رکوع ۹/۱۸)

ترجمہ: آپ کے ہوتے ہوئے خدا ان پر ہرگز عذاب نہیں کریں گے اور اللہ ان پر عذاب کریں گے جب تک وہ معافی مانگتے رہیں گے۔

؎ من زار تربتی وجبت لہ شفاعتی ان پر درود جن سے نوید ان بشر کی ہے

قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من ذار قبری وجبیت له شفاعتی (صحیح بخاری)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری قبر کی زیارت کرے اس پر میری شفاعت واجب ہے۔

؎ مجرم بلا نے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤک فاستغفرواﷲ واستغفرلهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔ (سورہ النساء رکوع ٦ پ ۵)

ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جس وقت ظلم کرتے تھے اپنی جانوں پر اس وقت آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے۔ پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے اللہ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کوتو بہ قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔

مومن ہوں مومنوں پہ رؤف رحیم ہو سائل ہوں سائلوں کوخوشی لاتنہر کی ہے۔

لقدجاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤف رحيم۔ (سورہ توبہ۔رکوع۔۵پ ۱۱)

ترجمہ: تمہارے پاس ایسے پیغمبر آئے ہیں جوتمہاری جنس سے ہیں جن کوتمہاری مضرت کی باتیں نہایت ہی گراں گذرتی ہیں جوتمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں اور ایمان والوں کے ساتھ نہایت شفیق ومہربان ہیں۔

بیدم وارثی:

بیدم وارثی اگر چہ غزل گوشعراء کی طرح شہرت یافتہ نہیں ہیں لیکن نعت میں آپ بہت زیادہ مشہور ہیں۔آپ نے صرف نعت میں ہی طبع آزمائی کی ہے اور جس خلوص ،محبت اور سرشاری سے کہی ہیں۔وہ ظاہر ہے چند شعر دیکھیے۔

تزئین شب اسریٰ دیکھی تو ملک بولے کیا آج خدا کے گھر مہمان نرالا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے۔

عن انس بن مالک ان النبی الله حد ثهم عن ليلة اسرى به قال فانطلق بی جبرئيل حتىٰ الیٰ السماء الدنيا فاستفتع قبل من هذا قال جبرائيل قيل ومن معک قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قبل مرحباً فنعم ا[illegible]ى جاء۔ (مشكوٰة)

ترجمہ: حضرت انس بن انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا کہ حضرت جبرائیل مجھے دنیا سے آسمان پر لے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو دربان نے پوچھا کون ہے جبرائیل نے کہا میں جبرائیل ہوں دربان نے کہا اورکون ہے آپ کے ہمراہ جواب دیا محمدؐ فرشتوں نے پوچھا کیا آپ کو بلایا گیا ہے۔حضرت جبرائیل نے جواب دیا ہاں، تو فرشتوں نے کہا مرحبا مرحبا آپؐ کا آنا مبارک کتنے اچھے ہیں آنے والے۔

؎ ہمارا کچھ نہ ہونا لاکھ ہونے کے برابر ہے　　چلے دنیا سے ہم شیدائے ختم المرسلین ہوکر

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده ووالده والناس اجمعین (صحیحین)

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اپنے بیٹے، باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوجاؤں۔

مولانا ظفر علی خاں معروف صحافی اور شاعر تھے۔ اسلام اور مسلمانوں کا بے انتہا درد رکھتے تھے نعتیہ شاعری کو اپنا شعار بنایا اور جگہ جگہ قرآن وحدیث سے کام لیا۔ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو آپ کے ہرایک شعر سے قرآن وحدیث کے مضمون کو نکالا جاسکتا ہے۔ مولانا کے نعتیہ مجموعوں میں خیالستان، چمنستان اور نگارستان بہت مشہور ہیں چند شعر دیکھئے۔

؎ گرارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہوگلزار وں میں یہ نورنہ ہوسیاروں میں

حدیث میں آتا ہے لولاک لما خلقت الا فلاک

ترجمہ: اگر آپ نہ ہوتے تو کائنات کوتخلیق نہ کیا جاتا۔

؎ جھوم کے پی رہا ہوں میں جام متم نورہ　　گھوم رہا ہے جام میں نشۂ بادۂ حجاز

واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون　　(سورہ الصّف رکوع ۹ پ ۲۸)

ترجمہ: اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر کیسے ہی ناخوش ہوں۔

؎ دعوت داغ ہوگئی اور گرد اذا دعان　　یا کہ ہے خواب ناز میں چشم سیاہ نیم باز

واذاسالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الدّاع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدوں۔ (سورہ البقرہ ۷ پ ۲)

ترجمہ: اور جب تجھ سے پوچھیں میرے بندے مجھ کو سو میں تو قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو جب وہ مجھ سے دعا مانگے تو چاہئے کہ وہ حکم مانیں میرا اور یقین لائیں مجھ پر تاکہ نیک راہ انوار پرآئیں۔

؎ دکھا رہی ہے دعائے خلیل اپنا اثر　　ہیں جلوہ ریز نوید مسیح کے انوار

عن خالد بن معدانؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انا دعوة

ابی ابراھیم وبشری عیسیٰ بن مریم۔ (کنزالعمال)

ترجمہ: حضرت خالد بن معدانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں۔

مصطفیٰ کو جب ملا پیغام اکملت لکم — گل ہمیشہ کے لئے شمع نبوت ہوگئی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ المائدہ رکوع ۵ پ ۶)

ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے دین اسلام کو۔

لقب امۃ وسطا دیا جنہیں ترے فضل نے اے خدا
پس وپیش وراس وچپ آج کیوں وہی سختیوں میں ہیں مبتلا

وکذالک جعلنکم امة وسطا التکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا۔ (سورہ البقرہ رکوع ا پ ۲)

ترجمہ: اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہی دینے والا۔

بحکم اعدوالهم ماستعطعتم — بڑھے جس قدر اپنی طاقت بڑھاؤ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

واعدوا لهم مااستطعتم من قوة ومن رباط الخیل ترهبون به عدوالله وعدوکم وآخرین من دونهم لاتعلمونهم، الله یعلمهم وما تنفقوا من شئی فی سبیل الله یوف الیکم و انتم لاتظلمون۔ (سورہ انفال رکوع ۴ پ ۱۰)

ترجمہ: اور تیار کروان کی لڑائی کے واسطے جو کچھ جمع کرسکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے کہ اس سے دھاک بیٹھے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ تو جانتا ہے اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں وہ پورا ملے گا تم کو اور تمہارا حق نہ رہ جائے گا۔

؎ بحکم اشہد ان لا الہ الا اللہ جگہ بہشت میں نکلی میرے مکاں کیلئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوا۔

؎ عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت وہ آیا لیکن آیا رحمۃ اللعالمین ہوکر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین۔ (سورہ الانبیاء رکوع ۷ پ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ ؐ کو تمام جہان والوں کو لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اردو کی نعتیہ شاعری پر قرآن وحدیث کے اثرات اس قدر گہرے ہیں کہ تقریباً ہر شاعر کے یہاں اس کی مثالیں کثرت سے ملیں گی ۔ ہم نے مختلف شعراء کا کلام اور قرآن وحدیث کے اصل متن کو پیش کرکے اس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محض مبالغہ، تخیل اور شوکت لفظی سے ہی کام نہیں لیا گیا بلکہ آپ ؐ کی ذات اقدس سے متعلق ان حقائق کو پیش نظر رکھا گیا جو قرآن وحدیث میں موجود ہیں ۔طوالت کے خوف سے بہت سے معروف شاعر رہ گئے اور جن شعراء کا ہم نے یہاں کلام پیش کیا وہ بھی دوچار اشعار سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر ہر شاعر کے کلام کا فرداً فرداً اس حیثیت سے مطالعہ کیا جائے تو یقیناً مفید کام سامنے آئے گا۔